ضبط وترتیب: صاحبزادہ خذیمہ سمیع

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

شہید ناموس رسالت شیخ الحدیث مولانا سمیع الحقؒ کی زندگی کا آخری بیان

یکم نومبر ۲۰۱۸ء کو شہید ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مولانا سمیع الحق رحمہ اللہ چارسدہ تشریف لے گئے جہاں انہوں نے حقانیہ کے روحانی فرزند مولانا محمد کاشف حقانی شہید کی شہادت پر علماء، طلباء اور عوام الناس سے اپنی زندگی کا آخری خطاب فرمایا، اس بیان کو یہاں قارئین الحق کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔(ادارہ)

خطبہ مسنونہ کے بعد

وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (البقرة:١٥٤)
وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ (الحج :٧٣) وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (الانفال:٣٩) امابعد

میرے انتہائی قابل احترام معزز طلبہ کرام اور میرے چھوٹے بڑے بھائیو اور علمائے کرام! آپ نے الحمدللہ کافی دیر سے علمائے کرام کے بیانات سن لئے ہیں، ہم سب ایک اہم مقصد کیلئے یہاں جمع ہیں کہ ایک مجاہد نے اللہ کے راستے میں اپنی جان دے دی اور شہادت کے درجہ میں اللہ نے اُنہیں فائز فرمایا، ہم اس شہید کے ساتھ محبت اور عقیدت کے اظہار کیلئے یہاں آئے ہیں، میں ابھی سفر میں ہوں اور سفر کے قابل نہیں ہوں، بیمار ہوں اور میری صحت بھی خراب ہے اور بہت عرصے سے میں نے لمبے اسفار کو معطل کر رکھا ہے۔

مولانا کاشف شہیدؒ کی اپنے اساتذہ سے والہانہ محبت

لیکن میرے ان بچوں اور بھائیوں اور مولانا مطیع اللہ صاحب اور ان تمام حضرات کا یہ اصرار تھا اور ان کا مجھ پر یہ حق بھی تھا کہ مولانا محمد کاشف شہیدؒ جو ہمارے ساتھ دارالعلوم حقانیہ میں طالب علم تھے اور دارالعلوم میں جب پچھلے سال دستار بندی کے آخر میں انہوں نے ایسے اشعار پڑھے کہ اس میں ہر ہر استاد کا نام لیا اور ہر استاد کی تمام صفات بھی بیان کیں۔وہ ایسی محبت کے جذبے سے سرشار تھے مگر پھر وہ

جلدی چلے گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دربار میں بلالیا اور شہادت کا ایک عظیم درجہ دے دیا۔

مولانا کاشف شہیدؒ کی شہادت حقانیہ کے لئے باعث افتخار

میں ضروری سمجھتا تھا کہ اپنے اس شہید بچے کی تعزیت کے لئے کم از کم حاضر تو ہوجاؤں اور یہ میں اپنے اوپر حق سمجھتا تھا اور حقانیہ کے بچے حقانیہ کے لئے فخر کا ذریعہ ہیں،اللہ تعالیٰ نے ان سے بڑا کام لیا اور ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے باطل کے دو بڑی بڑی طاقتوں روس اور امریکہ کو ملیا میٹ کیا، ان نوجوانوں اوران بچوں سے اللہ تعالیٰ نے بڑا کام لیا ہے،اپنے وقت کے قیصر وکسری کوتہس نہس کردیا،اللہ تعالیٰ اس شہید محمد کاشف کے درجے بلند فرمائے ،اس کے خاندان والوں کوصبر جمیل عطا فرمائے اوراس کے والد ماجد اور والدہ ماجدہ اور تمام کے تمام کو یہ شہادت خیروبرکت کا باعث بنائے (امین) اور اسی شہادت پر انہیں مبارکباد دینی چاہیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ یہ مردے ہوگئے بلکہ وہ زندہ ہیں،لیکن تمہیں معلوم نہیں اور تم ان کی زندگی کونہیں سمجھتے اور ان شہیدوں کی زندگی سے تمام امت زندہ ہے،تمام کفار اس بات پر جمع ومتفق ہیں کہ ہم مسلمانوں سے جہاد کا جذبہ ختم کریں اور یہ بھی واضح ہے کہ کفار ہماری نمازوں، روزوں ،حجوں اور خیرات وزکوۃ سے پریشان نہیں بلکہ کفار اس بات پر موت مرتے ہیں کہ مسلمانوں میں جہاد کا جذبہ کیوں ہے؟

جہاد کے خاتمے کے لئے اغیار کی کوششیں

اغیار کہتے ہیں کہ اگر ان میں یہ جذبہ نہ ہوتا تو ہم تمام مسلمانوں کو غلام بنا سکتے تھے اور پورا عالم اسلام غیروں کے ہاتھ میں ہوتا،لیکن ان ننھے منھے مولویوں اور طلبہ کرام اور مجاہدوں میں جذبہ شہادت موجود ہے اور یہ لوگ آج کیوں قادیانیوں کی رہنمائی کیلئے کھڑے ہیں اوران کے ساتھ اورکون سی محبت ہے تمام دنیا متفق ہوگئی ہے اور وہ قادیانیوں کا دفاع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر آپ ناراض نہیں ہوں گے تو اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ اغیار نے جہاد کے خاتمے کیلئے اس خبیث کو کھڑا کردیا تھا،قادیانیوں کے پیغمبر نے جو دعویٰ نبوت کیا تھا تو وہ اس نے انگریزوں کے مشورہ پر کیا تھا اور انگلینڈ میں وہ کاغذات اور ثبوت موجود ہیں کہ انگریز کہتے تھے کہ ان مسلمانوں کا کیا علاج کریں کہ ہم ان کو ہمیشہ کیلئے ختم کریں اور ان کو غلام بنالیں؟ تو وہ اس نتیجہ پر پہنچ گئے کہ ان میں ایک جھوٹے پیغمبر کو کھڑا کردیں،تو اس مقصد کیلئے قادیان میں مرزا غلام قادیانی کو پیدا کیا جس کے خلاف ہم نے بھرپور کوشش کی تھی اور انکے جھوٹے ہونے پر بڑے دلائل وثبوت جمع کئے تھے اور پھر ہم نے اسمبلیوں میں پیش کئے تھے،جس کے ذریعے وہ غیر مسلم قرار پائے تو وہ کئی کئی دنوں کے کانفرنسوں میں اس نتیجہ پر

پہنچ گئے تھے کہ ان میں ایک جعلی پیغمبر کی ضرورت ہے جو جہاد کے خلاف بات کرے تو انہوں نے اس دجال کو پیدا کیا اور وہ آ گئے اور کہنے لگے کہ جہاد ختم ہے اور خود نماز، روزے رکھتے تھے اور لنگی اور پگڑی بھی باندھتے تھے اور اپنے چہرے پر محراب بنائے ہوئے تھے تو ان دجالوں کا مقصد یہ تھا کہ پہلے لوگوں میں عقیدت پیدا ہو جائے اور پھر بعد میں کہے کہ جہاد ختم ہے تو مغرب ابھی تک قادیانیوں کے سروں پر کھڑا ہے کیونکہ تمام امت جہاد کے ذریعہ زندہ ہے اور وہ جہاد کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ قادیانیوں کے ذریعے ہمارا بڑا کام ہو رہا ہے تو اللہ تعالیٰ اس جذبہ جہاد کو جاری وساری فرمائے، امین

جہاد کے خاتمے میں مسلم حکمران اغیار کے ساتھ

میرا اندازہ ہے کہ آپ میں اکثر لوگوں کا تعلق جہاد سے ہے اور جہاد ہی مسلمانوں کی بقاء کا ذریعہ ہے اور یہ کفار تمام کے تمام ایک ہی نقطہ پر جمع ہیں کہ جذبہ جہاد کو کسی طرح ختم کیا جائے اور مدرسے اور خانقاہیں بند کی جائیں کیونکہ اس میں قرآن وحدیث کی باتیں ہو رہی ہیں اور ہمارے بدبخت حکمران انکے ساتھی ہیں اور ہر دور میں ہمارے حکمراں اغیار کے ساتھ کھڑے ہیں اور یہ بہت افسوسناک واقعہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آپ تمام باتیں سن لیں کہ حکمرانوں نے غیرت سے کام نہیں لیا، جج بھی ان کے ساتھی ہیں، جرنیل بھی ان کے ساتھی ہیں اور حکمران بھی امریکہ سے ڈرتے ہیں کہ وہ ہمیں حکومت سے نکالیں گے تو ان سے ہماری یہ توقع نہیں کہ وہ اس امت مسلمہ کو بچا سکے بلکہ آپ جیسے لوگوں سے اللہ کام لیتا ہے اور ان شاء اللہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ننگ وناموس کا جھنڈا ہمیشہ بلند رہے گا اور ختم نبوت کا تاج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ہی ہوگا، آپ بیدار رہیں اور مضبوط رہیں تو یہ دین باقی رہے گا، میری ہمت نہیں کہ زیادہ تقریر کرسکوں اور آپ نے بہت سے علماء سے بیانات سنے بھی ہیں لیکن میرا مقصد صرف یہ تھا کہ آپکے ساتھ اس مجلس میں شرکت کروں اور یہ بہت مبارک مجلس ہے، ہم سب اللہ کی رضا کیلئے آئے ہوئے ہیں اور ہم سب پر رحمت کے فرشتے عرش تک اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں، تو میری بھی یہ خواہش تھی کہ طلباء وعلماء اور شہداء کرام وغیرہ کی اس مجلس میں مَیں بھی شریک ہو جاؤں اور میری بچپن سے ہشتنگر سے بہت زیادہ محبت ہے اور میرے والد صاحب شیخ الحدیث صاحبؒ کے عمرزئی، ترنگزئی وغیرہ میں تمام شاگرد ہیں اور میں یہاں پہلے بہت زیادہ آتا تھا اور ابھی چند سالوں سے بالکل نہیں آیا لیکن مطیع اللہ صاحب اور عتیق الرحمٰن صاحب وغیرہ کا اصرار بھی تھا اور میری بھی یہی خواہش تھی کہ آپ کیساتھ ملاقات ہو جائے اور ان شاء اللہ پھر آؤں گا اور تفصیل کیساتھ ملاقات ہوگی۔ (آخر میں حضرت شیخ شہیدؒ نے رقت انگیز دعا فرمائی)